محی الدین عبدالوہاب

ذخیرۂ خطیہ

مکتبہ دارالعلوم حمادیہ ہالیجی شریف

شیخ الشیوخ حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی نور اللہ مرقدہٗ کا علمی مذاق کسی سے مخفی نہیں۔ وہ اگرچہ بحر تصوف کے غواص تھے۔ لیکن ساتھ ساتھ ظاہری علم کے دریا بھی تھے۔ سرزمین سندھ کے بڑے بڑے عالم ان کے شاگرد ہیں۔ ولایت میں اعلیٰ کمال حاصل ہونے کے ساتھ ان کے اوپر علوم ظاہری کا پورا غلبہ تھا گویا کہ صحابہ کرام رض کے عکس تھے وہ (صحابہ کرام) بھی کامل ولی ہوتے ہوئے ظاہری علم سے رچے ہوئے تھے۔ آخری وقت میں درگاہ عالیہ میں مدرسہ دارالعلوم حمادیہ کی بنیاد رکھنا۔ اپنا تمام کتب خانہ مدرسہ کے لیے وقف کرنا، مدرسہ کے لیے سندھ کے ممتاز عالم مولانا مظہر الدین کو منتخب کرنا، درگاہی رسم دستار بندی سے سخت منع کرنا حضرت کے علمی مذاق کے شواہد ہیں۔

دارالعلوم مذکور کو علمی خدمت کرتے ہوئے سات آٹھ برس گزر رہے ہیں۔ گزشتہ سال راقم الحروف کو بھی خدمت گزاری کا موقع میسر ہوا۔ مدرسہ کا کام اعلیٰ پیمانے پر چلا ہے اور چل رہا ہے۔ البتہ مالی مشکلات کی وجہ سے کام میں سخت دشواریاں پیش آرہی ہیں۔

دارالعلوم کا کتب خانہ قابل دید ہے۔ جس میں درسی و غیر درسی کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے، قدیم مطبوعات کے اکثر نسخے دیکھنے میں آئے۔ علاوہ ازیں قلمی کتابوں کا

بھی کافی تعداد میں ذخیرہ موجود ہے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ مذکور کتب خانہ میں حضرت قدس سرہ کی کتابوں کا وہ حصہ داخل ہے جو کہ ان کے بیٹے الحاج محمود احسن مہتمم دارالعلوم کو ملا۔ باقی حصہ جناب حافظ محمود اسعد سجادہ نشین درگاہ کے پاس ہے۔ اس حصہ کا دیکھنا راقم کو نصیب نہیں ہوا۔ میں اس مقالہ میں مکتبہ دارالعلوم کی قلمی کتابوں کی تفصیل پیش کر رہا ہوں :۔

۱۔ اربعین للنووی

علامہ نووی متوفی ۶۷۶ھ شارح مسلم کی مشہور "چہل حدیث" ہے۔ درحقیقت اس رسالہ میں بیالیس ۴۲ حدیثیں مذکور ہیں لیکن تغلیباً "اربعین" سے مشہور ہوگیا ہے۔ مصنف نے رسالہ کے آخر میں ایک باب باندھا ہے جس میں مذکور احادیث کے مشکل الفاظ کا مختصر حل ذکر کیا ہے۔ علامہ نووی نے اس رسالہ کی بڑی شرح لکھنے کا بھی ارادہ ظاہر کیا ہے لیکن شاید ان کا ارادہ پورا نہ ہوسکا۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کاتب دوست محمد ہے جس کا ذکر آرہا ہے۔

۲۔ شرح اربعین نووی

یہ مذکور "اربعین" کی مبسوط شرح ہے۔ شارح معلوم نہیں، البتہ شرح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شارح حنفی مذہب میں راسخ القدم ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ملا علی قاری کی شرح ہو۔ کشف الظنون میں دوسری شروح کے ساتھ اس کی شرح کا بھی ذکر آیا ہے۔ یہ شرح خطبہ (ف) اس خطبہ کے ساتھ شروع ہوتی ہے :۔

الحمد للہ الذی انعم علی عبادہ بارسال الرسل الیہم لیھدوھم الی سبیل الرشاد الی آخرہ

آخر میں مرقوم ہے :۔

تمت النسخۃ بید الفقیر دوست محمد ولد ملاحیسی عرف ملی (ترجمہ مکمل) ساکن راہوجہ۔ تاریخ کتابت نامعلوم۔

۳- وعظ کی کتاب

نام اس کا معلوم نہ ہو سکا - یہ رسالہ اس عبارت سے شروع ہوتا ہے :-

"ھٰذا الکتاب یشتمل علی نوعین : نوع فی المواعظ ومسائلھا ونوع آخر فیما یشتمل من المتشابھات

یعنی یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے اول وعظ اور اس کے مسائل میں اور دوم مشکل سوالوں کے حل میں"

رسالہ کے آخر میں یہ عبارت مرقوم ہے :-

"قد تم ھٰذہ النسخۃ بید فقیر دوست محمد ولد ملا عیسٰی عرف نمکسار ساکن موضع رھوجی متوطن درہ در بلدہ کاشی۔"

۴- ضوء المعالی شرح قصیدہ بدء الأمالی لملا علی القاری المتوفی سنۃ ۱۰۱۳

"بدء الامالی" علامہ شیخ سراج الدین علی بن عثمان اوشی فرغانی حنفی متوفی ۵۷۵ھ کا علم کلام میں منظوم رسالہ ہے - یہ مختصر مگر جامع اور بے نظیر رسالہ ہے یہ قصیدہ یَقُولُ العَبْدُ کے نام سے بھی مشہور ہے - اس کی شرحیں بڑے بڑے علمائے کرام نے لکھی ہیں - سب سے پہلے علامہ خلیل بن علاء بخاری نے شرح لکھی -

"ضوء المعالی" بھی مذکورہ قصیدے کی شرح ہے - بعض علماء نے اس شرح پر مبسوط حاشیہ بنام "تحفۃ الاعالی" لکھا ہے - کاتب و سن کتابت مجہول -

ضوء المعالی مع حاشیہ تحفۃ الاعالی طبع میں آچکا ہے -

۵- ھدیۃ النبوہ شرح مقدمہ جزریہ تصنیف محمد بن محمد بن الحجازی

شارح حجازی نے لکھا ہے کہ میں نے یہ شرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے اور اپنے استاد شعبان آفندی کے امر سے لکھی ہے -

مقدمہ جزریہ، محمد بن محمد الجزری الشافعی متوفی ۸۳۳ھ کا فن تجوید میں مشہور منظوم رسالہ ہے اور علم تجوید کی درسی کتابوں میں داخل ہے -

اس رسالہ کی بیشمار شرحیں لکھی گئی ہیں - پہلی شرح ناظم مرحوم کے فرزند ابوبکر احمد

متوفی ۹۲۶ھ نے لکھی جس کا نام الحواشی المفہمہ ہے۔ شروح میں سے زیادہ مشہور شرح شیخ الاسلام زکریا انصاری ہے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب کتاب فقیر محمد ہے جس کا تذکرہ آرہا ہے۔

۶۔ شرح قصیدہ بردہ (فارسی) تصنیف مولانا عبدالرحیم

قصیدہ بردہ جس کو قصیدہ میمیہ بھی کہتے ہیں۔ مدح نبوی میں شیخ شرف الدین بوصیری متوفی ۶۹۴ھ کا متبرک قصیدہ ہے۔ بزرگوں نے اس کے ستر سے بھی زیادہ فائدے گنے ہیں اور اس کی زکوٰۃ کے لیے مختلف طریقے نقل کیے ہیں اور اس کے ساتھ انھوں نے کامل کی اجازت کی بھی شرط لگائی ہے۔ انشاء قصیدہ کی وجہ مشہور ہے۔

اس قصیدہ کی بیشمار شروح لکھی گئی ہے لیکن یہ شرح ایک نرالی اور بے نظیر شرح ہے۔ شارح پہلے شعر کا ترجمہ بیان کر کے خلاصہ مطلب فارسی نظم میں پیش کرتا ہے، اس کے بعد لغت پھر صرف بعد ازاں نحو، آخر میں نکات بیان کرتا ہے۔ اکثر شرح مسجع ہے۔ شرح کا اختتام فارسی اشعار پر ہوتا ہے جن کا زیادہ حصہ ضائع ہوگیا ہے۔ باقیماندہ حصے میں سن تصنیف ۱۰۹۶ھ کا بیان ہے۔ آخر میں یہ مسطور ہے :-

قد وقع الفراغ من تسوید ھذا الکتاب بعون الملک الوھاب بید عبد ضعیف ملا عبدالرحمٰن . تاریخ ۱۰ / صفر سنۃ ۱۱۴۹ ھ .

کتاب پر حاجی اسماعیل کی مہر لگی ہوئی ہے جس کا سنہ ۱۲۱۱ھ ہے۔ شرح کے بعض مقامات پر حاجی اسماعیل نے توضیحی نوٹ بھی لکھے ہیں۔

۷۔ حیوۃ الفقہ

فارسی فقہ کے معمائی مسائل میں مشہور رسالہ ہے۔ غالباً اس کا کاتب فقیر محمد ہے۔

۸۔ مجمع الفرائض (فارسی) تصنیف جمال الدین بن مسعود

علم میراث میں مفصل کتاب ہے۔ آخر رسالہ میں مرقوم ہے :-

"تحریر یافت و بانجام پیوست از دست فقیر حقیر پر تقصیر فقیر محمد"

مستطاب المسمی بنام مجمع الفرائض ۔ ۷ رصفر ۱۲۲۶ھ ۔

۹۔ لطائف قدرخانی

فقہ کے اسراری مسائل میں ابوالفتح کا رسالہ ہے ۔ کاتب فقیر محمد۔ سن کتابت ۹ رصفر ۱۲۲۶ھ

۱۰۔ مفید (فارسی) مصنف وکاتب میران محمد ۔ سن کتابت ۵ رمحرم ۱۲۶۹ھ

مفید علم طب میں اپنے نام کی طرح مفید رسالہ ہے ۔ کتاب کی ابتدا طب کے فوائد کلیہ کے بیان سے اور اختتام اوزان و اصطلاحات طبیہ پر ہوتا ہے ۔ آخر میں چند اشعار فارسی میں مذکور ہیں جن میں کتاب و مصنف کا نام وسن کتابت مذکور ہے۔

۱۱۔ ارشاد الطالبین ۱۲۔ شمس العارفین اور دوسرے تصوف کے رسالے۔

ان میں سے بعضے سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہیں ۔ یہ ارشاد الطالبین مولانا ثناء اللہ پانی پتی والا نہیں بلکہ یہ اور رسالہ ہے ۔

کاتب امام الدین انڈھڑ ۱۳۱۵ھ

۱۳۔ فرائض الاسلام تصنیف علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹوی قدس سرہٗ

حضرت مخدوم مرحوم محتاج تعارف نہیں ۔ ساری دُنیا میں ان کا علمی فیض پہنچ چکا ہے ۔ شاہ فقیراللہ علوی اور علامہ شوکانی اور دوسرے جلیل القدر علمائے کرام کے شیخ ہیں ۔ ہر فن میں ان کی بے مثل تصنیف ہے ۔ جن میں سے اکثر ابھی تک غیر مطبوعہ ہیں یا نذر کرم ہوچکی ہیں ۔ لیکن مخدوم قدس سرہٗ کی یہ کتاب ایسی ہے جس کی مثل آج تک ظہور میں نہیں آئی ۔

مصنف نے اس کتاب میں اعتقادات و عبادات (معاملات [illegible]) سے متعلق تمام فرائض تفصیل سے ذکر کیے ہیں جن کی تعداد ایک ہزار دو سو باسٹھ ۱۲۶۲ تک پہنچتا ہے ۔

یہ نسخہ بڑے خط سے خوش نما لکھا ہوا ہے ۔ کتابت واحد بخش اوڈانہ نے اپنے استاذ میاں محمد صادق کے حکم سے [illegible] محرم ۱۲۹۷ھ میں پوری کی

فرائد الاحکام علی فرائض الاسلام ——— علامہ بحرالعلوم مخدوم عبدالکریم

مٹیاروی متوفی ۱۲۶۱ھ نے یہ شرح لکھی ہے ۔ لیکن آج کل وہ ناپید ہے ۔

۱۵۔ فرائض الاسلام

مذکورہ بالا کتاب کا دوسرا نسخہ ہے ۔ اس کا کاتب فقیر خیر محمد ہے ۔ سن کتابت ۲۱ محرم ۱۲۰۰ھ ۔

۱۶۔ النفحات الباھرۃ فی جواز القول بالخمسۃ الطاھرۃ

یہ رسالہ مخدوم مولانا محمد ہاشم مذکور کی طرف منسوب ہے ۔

مصنف نے اس رسالہ میں دو مسئلوں پر تحقیق کی ہے :۔

(۱) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت علیؓ ، حضرت فاطمہؓ ، حضرات حسنینؓ کو پنجتن پاک کہنے والا شیعہ ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

(۲) اثنا عشر ائمہ والی حدیث کو اگر مشہور بارہ اماموں پر محمول کرے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

علامہ نے ثابت کیا ہے کہ صرف اس بات سے کوئی آدمی شیعہ نہیں بن جاتا ۔

۱۷۔ تتمہ مواھب سید البشر تصنیف مخدوم محمد معین الٹھٹوی

مخدوم معین سندھ کا بڑا عالم ہو گزرا ہے جس کی بہت سی تصنیفات ہیں ۔ ان کے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ساتھ اچھے تعلقات تھے ، بلکہ شاہ صاحبؒ کے شاگرد بھی ہیں اور حضرت مخدوم محمد حیات سندھی محدث مدنی نے ابتدائی تعلیم مخدوم محمد معین سے حاصل کی تھی ۔

مخدوم صاحب کے عقائد کیا تھے ؟ اس کا جواب آپ کو حضرت مخدوم عبداللطیف سندھی کی کتاب ذب ذبابات الدراسات سے ملے گا ۔ یہ مختصر رسالچہ بارہ اماموں کے حالات پر لکھا گیا ہے ۔

۱۸۔ تحفۃ نصائح

مولانا یوسف واعظ نے اپنے بیٹے کے لیے اس کو تصنیف کیا تھا اور یہ کتاب درس نظامی کے نصاب میں داخل ہے ۔ کاتب عبدالستار مہیسر ساکنہ شہر ابوبکر مہیسر ۔ ۲۷ محرم ۱۲۸۱ھ

۱۹۔ مثنوی مولانا رومؒ

مشہور ومعروف کتاب ہے۔ دفتر چہارم پنجم اور ششم ۔ خط عمدہ ۔ کاتب نامعلوم۔

۲۰۔ نور المصلی

نور اللہ بن احمد سودھری معروف بابراہیم آباد بساحل چناب کی تصنیف ہے۔ نماز کے مسائل میں منیۃ المصلی کے طرز پر تالیف کیا گیا ہے۔

۲۱۔ صلاح المتعلمین وذیگر رسائل ۔

مصنف نامعلوم ۔ فن انشاء میں چند رسائل کا مجموعہ ہے۔ کاتب معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ کتاب پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے :۔

"ملکہ سید نظر شاہ ولد میاں گل شاہ ۔ ۱۱ ر شوال ۱۲۷۴ھ"

۲۲۔ تنبیہ الغافلین تصنیف فقیہ ابو اللیث سمرقندی حنفی متوفی ۳۷۳ھ

وعظ میں بے نظیر کتاب ہے۔ علامہ ابو اللیث امام الہدیٰ بڑا فقیہ ومفسر ہے لیکن علم حدیث میں شاید اس کو کمال مہارت نہیں کیونکہ کتاب میں ضعیف بلکہ موضوع احادیث بھی موجود ہیں۔

کتاب پر کاتب کا نام، سن کتابت اور مختلف ادوار میں مختلف مالکوں کی مُہریں تھیں لیکن اللہ کے کسی بندے نے سب کو مٹا دیا ہے۔

۲۳۔ تنبیہ الغافلین

مذکورہ بالا کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ صحت میں پہلے نسخہ سے عمدہ ہے لیکن آخر کی طرف سے ناقص ہے۔

۲۴۔ ذخیرۃ العقبیٰ حاشیہ شرح وقایہ معروف بحاشیہ چلپی

وقایۃ الروایات علامہ برہان الشریعۃ کا فقہ میں مشہور متن ہے۔ جس کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں جن میں سے مشہور مصنف کے پوتے وشاگرد علامہ صدر الشریعۃ صاحب توضیح کی شرح ہے۔ اسی علامہ نے اپنے اُستاذ کے متن کا اختصار بھی کیا ہے، جس کا نام "مختصر الوقایۃ" ہے۔ مذکور شرح درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔

ذخیرۃ العقبیٰ اسی شرح کا حاشیہ ہے۔ اس کا مصنف مولانا یوسف بن جنید اخی چلپی ہے۔ خیال رہے کہ مطول وخیالی وغیرہ کا محشی دُوسرا چلپی ہے، جس کا نام علامہ حسن بن محمد شاہ چلپی ہے۔

مذکور حاشیہ اگرچہ متعدد بار شرح وقایہ کے ساتھ اور علٰحدہ طبع ہیں آچکا ہے لیکن اس قلمی حاشیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس پر علامہ اخی چلپی کے کثیر تعداد میں منہیات لگے ہوئے ہیں اور ان منہیات کے مطالعہ سے چلپی پر مولانا عبدالحی لکھنوی کے اکثر وہ اعتراضات رفع ہو جاتے ہیں جو انھوں نے عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ میں ذکر کیے ہیں۔

دوسری خصوصیت اس نسخہ کی یہ ہے کہ اس کو حضرت شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری کی ملکیت میں رہنے کا شرف حاصل ہے۔ اس کے اوپر حضرت شاہ صاحب کی اپنی تحریر مبارک بھی ہے اور انھوں نے سن ملکیت ۱۱۹۰ھ لکھا ہے۔

بعض تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب شاہ مراد ہے۔ واللہ اعلم

۲۵۔ غایۃ التحقیق شرح منتخب حسامی

مولانا عبدالعزیز بن احمد البخاری متوفی ۷۳۰ھ کی تصنیف ہے۔ منتخب مذکور علامہ حسام الدین محمد اخسیکتی متوفی ۶۴۴ھ کا اصول فقہ میں مختصر مگر جامع متن ہے۔ درسِ نظامی میں اس کو بڑی اہمیت کے ساتھ پڑھایا ہے خصوصًا اس کا چوتھا باب "باب القیاس"۔

۲۶۔ شرح مائۃ عامل

تصنیف مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی حنفی متوفی ۸۹۸ھ۔ صاحب فوائد ضیائیہ شرح کافیہ، شرح مائۃ عوامل۔ علامہ عبدالقاہر جرجانی کا مشہور رسالہ ہے۔ جس کا ملا خسرو نے فارسی نظم میں ترجمہ کیا ہے۔

اس رسالہ کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں جن میں سے عمدہ مذکور بالا شرح ہے اس شرح کے بھی بہت سے شروح وحواشی اور حل تراکیب لکھی گئی ہیں۔ ملا خسرو کا منظوم

۳۲- جدیدہ تصنیف محمد بن غلام محمد

یہ کتاب مذکور میر ایساغوجی کا مبسوط حاشیہ ہے۔ متعدد بار طبع میں آیا ہے۔
کاتبہ غلام حسین ولیدائی - سن کتابت نامعلوم

۳۳- بدیع المیزان تصنیف مولانا عبداللہ بن الہداد عثمانی ملتانی

میزان المنطق علم منطق کا مختصر جامع متن ہے۔ یہ کتاب اس کی شرح ہے اور مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے:

کاتبہ شجاع الدین مورخہ ۱۱ر شعبان ۱۱۸۵ھ

۳۴- خلاصہ حدود الامراض تصنیف حضرت علامہ مولانا عبدالقادر ٹھٹوی والا

علم طب میں بے نظیر کتاب ہے۔ مصنف خطبہ میں لکھتے ہیں :-

اما بعد می گوید بندہ عاصی عبدالقادر بن مولوی حاجی محمد غفر اللہ لہما کہ این رسالہ از کتاب جامع الجوامع مشہور بقرابادین کبیر وغیرہ اختصار و تالیف نمودم و نامش "خلاصہ حدود الامراض" نہادم۔

اس کتاب کے کاتب مشہور خوش نویس فارسی کے ادیب، مشہور عالم مولانا نور محمد عادل پوری ہیں - یہ بزرگ حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی قدس سرہ کے اساتذہ میں سے ہیں۔

تاریخ کتابت ۲۷ر ذوالقعدہ ۱۳۲۰ھ ہے۔

۳۵- فرہنگ کبیر تصنیف علامہ عبدالقادر ٹھٹوی مذکور

یہ کتاب فاضل علامہ نے طبی اصطلاحات کے متعلق لکھی ہے۔ خطبہ میں مصنف نے اپنا تعارف ان الفاظ سے پیش کیا ہے :-

"امّا بعد می گوید احقر افقر برحمت خالق مقتدر عاصی عبدالقادر بن الفقیر الحاج محمد بن الشیخ الحاج محمد الفاضل السندی موطناً والقاسم پوری مولداً ومسکناً الحنفی مذہباً یعقوبی تلمذاً المجددی مشرباً الخ"

کتابت مولانا نور محمد مذکور کی ہے۔

شرح مأتہ مذکور نصاب نظامی میں داخل ہے - کتابت عبداللہ کی ہے -

۲۷- **جامع الفوائد معروف بالصادق** تصنیف محمد صادق بن درویش محمد

یہ کتاب مذکور بالا رسالہ مأتہ عوامل جرجانی کی شرح ہے - آخر میں کاتب نے لکھا ہے :-

قد فرغت من تحریر هذه النسخة المسمی بالصادق یوم الخمیس

۲۱ رجمادی الثانی سنة ۱۲۴۸ ھ . کتبہ محمد حسین ہافوری

۲۸- **شمسیہ**

مذکور بالا ملا خسرو کی نظم کی متداول و مشہور شرح ہے - کتابت محمد رکن دین کی ہے اور سن نامعلوم -

۲۹- **شرح مراح الارواح**

"مراح الارواح" احمد بن علی بن مسعود کا علم صرف میں مشہور مختصر متن ہے جس کے بہت سے شروح لکھے گئے ہیں غالباً یہ شرح حنفیہ ہے -

کاتب احسان محمد بن داؤد جودہ ساکن دہ عیسٰی کلہورہ - ۱۳ ربیع الثانی ۱۲۲۳ھ

۳۰- **میر ایساغوجی** تصنیف علامہ سید شریف جرجانی متوفی ۸۱۶ھ

"ایساغوجی" منطق میں متداول مشہور رسالہ ہے جس کو علامہ اثیر الدین ابہری متوفی ۶۶۰ھ نے تصنیف کیا ہے - فلسفہ کی کتاب "ہدایۃ الحکمۃ" بھی اسی بزرگ کی تالیف ہے -

یاد رہے کہ اثیر الدین ابہری منطقی جس نے ہرات سے (شیعیت کے فتنہ کی وجہ سے) ہجرت کرکے سندھ میں سکونت اختیار کی تھی وہ مصنف ایساغوجی نہیں بلکہ یہ اور ہے کیونکہ اس کی ہجرت دسویں صدی ہجری میں واقع ہوئی ہے جب کہ مصنفِ "ایساغوجی" نے ۶۶۰ھ میں انتقال کیا ہے -

اس کتاب کے حاشیہ پر مولانا عبدالغفور ہمایونی مرحوم کی توضیحی تقریریں نقل کی گئی ہیں یہ متن اور شرح دونوں درس نظامی میں پڑھائے جاتے ہیں - کتابت عبداللہ نامی کاتب کی ہے

۳۶- خلاصۃ الاوزان تصنیف علامہ مذکور

عربی اوزان کی تشریح میں جامع کتاب ہے - آخر میں مصنف فرماتے ہیں:-

"می گوید عاصی عبدالقادر بن محمد عفی عنہ مؤلف رسالہ ہذا الحمدللہ والمنۃ تمام شد خلاصۃ الاوزان کہ از رسالہ موسوم بمیزان الاوزان ہنگام نظر ثانی انتخاب کردہ شد فمن ارادہ التحقیق والبحث فیہ فلیراجع الی الاصل اعنی میزان الاوزان فانی بسطتہ فی ذلک الفن فانما اختصرتہ لقصور ہمۃ طلاب العصر عن مطالعتہ واللہ الہادی الی الصواب - وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم - وکان تاریخ الاختصار ۱۷ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ

مصنف نے اپنی جس کتاب یعنی میزان الاوزان کی طرف اشارہ کیا ہے وہ میری نظر سے نہیں گزری۔ البتہ مصنف کا ایک اور کتاب بیاض قادری نظر سے گزری ہے جو کہ علم طب میں بے مثال کتاب ہے - یہ کتاب حکیم قاضی یعقوب پنوی کی ملک میں ہے لیکن وہ کچھ کرم خوردہ ہے - اس کی کتابت سندھ کے مشہور عالم مولانا استاذی مظہر الدین کے نانا مولوی اللہ ڈنہ نے مولوی برخوردار مہر کے لیے کی ہے -

۳۷- حیات الصائمین (فارسی)

یہ مولانا مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کی تصنیف ہے - روزہ کے مسائل میں مفصل کتاب ہے - اس موضوع پر ایسی جامع کتاب کسی نے نہیں لکھی -

یہ کتاب دراصل مصنف کی دوسری کتاب مظہر الانوار (عربی) کا ترجمہ ہے جس کا ترجم خود مؤلف کتاب ہے - آخر رسالہ میں فاضل مصنف تاریخ و مدت ترجمہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"مؤلف این رسالہ اصلح اللہ تعالی امرہ وستر وزرہ می گوید کہ فارغ شدم از تالیف این رسالہ در روز خمیس وقت الظہر بتاریخ ہفتدہم شہر ذی الحجہ سنۃ الف ومائۃ وثلث وثلاثین ہجریہ (۱۱۳۳ھ) - وشروع

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

چہل حدیث

یعنی

جَوَامِعُ الکَلِم

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[1] کہ جو شخص میری امت کے فائدے کے واسطے دین کے کام کی چالیس حدیثیں سناوے گا اور حفظ کرے گا[2] خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اٹھاوے گا اور فرماوے گا کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

---

[1] رواه ابن عدی عن ابن عباس وابن النجار ابی سعید کذا فی الجامع الصغیر۔

[2] حفظ حدیث کے دو طریق ہیں۔ زبانی یاد کرکے لوگوں کو پہنچا دے یا لکھ کر شائع کردے، اس لیے وعدۂ حدیث میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو چہل حدیث طبع کراکر شائع کرتے ہیں۔ اس صورت میں چہل حدیث کا ہر نسخہ اس عظیم الشان ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔ اس قدر سہل الوصول اور عظیم الشان ثواب سے بھی اگر کوئی محروم رہے تو اس کی قسمت۔ سراج المنیر شرح جامع الصغیر میں اسی مضمون کو عبارت ذیل میں ادا کیا ہے:۔

"فلو حفظ فی کتاب ثم نقل الی الناس دخل فی وعد الحدیث ولو کتبہا عشرین کذ"